



سوال

میں نے 31 جنوری 2024 کو اپنی بیوی کو انتہائی غصے کی حالت میں تین مرتبہ ایک ہی نشست میں زبان سے طلاق دی، تب وہ پاک حالت میں تھی۔ میری نیت کبھی بھی طلاق دینے کی نہ تھی۔ کیا میری بیوی اب عدت میں ہے اور اس دوران رجوع کیا جاسکتا ہے؟

جواب

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

ہر گھر میں تھوڑی بہت رنجشیں، غلط فہمیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں، ان کو آپس میں مل بیٹھ کر حل کرنے اور سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ایک عقلمند انسان کو یہ زنب نہیں دیتا کہ وہ ذرا سی بات پر اتنا غصے میں آجائے کہ منہ سے طلاق کا لفظ نکال کر خاوند اور بیوی کے مقدس رشتے کو ختم کر دے۔

اس لیے اگر خاوند اور بیوی کا آپس میں کسی بات پر جھگڑا ہو جائے تو اسے آپس میں حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، یا دونوں خاندانوں کے افراد مل کر اس پریشانی کا حل نکالیں۔ جب تمام کوششوں کے باوجود رشتہ نبھانا ممکن نہ ہو تو اسلام نے خاوند کو طلاق کے ذریعے اس رشتے کو ختم کرنے کا اختیار دیا ہے۔

1- آپ نے اپنی بیوی کو انتہائی غصے کی حالت میں ایک ہی نشست میں واضح الفاظ میں تین طلاقیں دی ہیں، اگر آپ کا غصہ اتنا زیادہ تھا کہ آپ کے اعصاب قابو میں نہ رہے، شدت غضب کی وجہ سے آپ میں شعور اور احساس بھی نہیں تھا کہ آپ اپنی زبان سے کیا کہہ رہے ہیں تو پھر آپ کی طلاق واقع نہیں ہوئی۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

لَا طَلَّاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي غَلَقٍ. (سنن ابی داؤد، طلاق: 2193) (صحیح).

اغلاق کی حالت میں نہ تو غلام آزاد ہوتا ہے اور نہ ہی طلاق ہوتی ہے۔

اہل علم کی ایک جماعت نے "اغلاق" کا معنی اکراہ یعنی جبر یا غصہ کیا ہے؛ یعنی شدید غصہ، جسے شدید غصہ آیا ہو جس وجہ سے اس کے اعصاب بے قابو ہو جائیں تو یہ شخص پاگل اور نشہ کی حالت والے شخص کے مشابہ ہے، اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

1- اگر آپ ہوش و حواس میں تھے، اور آپ کو ادراک تھا کہ آپ اپنی بیوی کو طلاق دے کر خود سے جدا کر رہے ہیں تو پھر آپ کی ایک طلاق واقع ہو چکی ہے اور آپ کی بیوی عدت میں ہے، عدت کے دوران آپ رجوع کر سکتے ہیں اور عدت گزرنے کے بعد نئے سرے سے نکاح ہو سکتا ہے، جس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔ کیوں کہ نکاح کے مضبوط بندھن کو شریعت نے یک نخت ختم نہیں کیا بلکہ تین طلاق کا سلسلہ اور پھر ان میں سے پہلی دو کے بعد سوچنے اور رجوع کرنے کا موقع دیا ہے تاکہ گھر ٹوٹنے سے بچ جائے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَمْدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَى بَحْرٍ، وَسَتَيْنِ مِنْ خَلَاةٍ عُمَرُ، طَلَّاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ. (صحیح مسلم، الطلاق: 1472).



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے دو سال تک (انٹھی) تین طلاقیں ایک طلاق ہی شمار ہوتی تھیں۔
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے طلاق کے ناجائز طریقے کی روک تھام کے لیے ایک سیاسی فیصلہ کیا تھا کہ جس نے انٹھی تین طلاقیں دے دیں ہم اسے نافذ کر دیں گے، یہ وقتی سیاسی فیصلہ تھا، شرعی نہیں تھا۔ (حاشیہ الطحاوی علی الدر المختار: 2/105)۔

یاد رہے! وہ عورت جسے روٹین سے ماہواری آتی ہے اس کی عدت کی مدت تین حیض ہے، یعنی طلاق کے بعد اگر عورت کو تین مرتبہ حیض آجائے اور وہ تیسرے حیض سے پاک ہو جائے تو اس کی عدت ختم ہو جائے گی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالطَّلَاقُ يَمْتَرُ بَصْنِ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ . (البقرة: 228).

اور وہ عورتیں جنہیں طلاق دی گئی ہے اپنے آپ کو تین حیض تک انتظار میں رکھیں۔

وہ عورت جس کو ماہواری آنا بند ہو گئی ہے، یا عمر کم ہونے کی وجہ سے ابھی آنا شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت تین قمری مہینے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْحَيْضِ مِنَ نِسَائِهِنَّ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحْيَضْنَ . (الطلاق: 4).

اور وہ عورتیں جو تمہاری عورتوں میں سے حیض سے ناامید ہو چکی ہیں، اگر تم شک کرو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ان کی بھی جنہیں حیض نہیں آیا۔

اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأُولَاتِ الْأَحْصَالِ أَكَلَهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ . (الطلاق: 4).

اور جو حمل والی ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کر دیں۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد

فضیلۃ الشیخ عبدالخالق حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی